السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے اپنی سہولت کے لیے تقریباً4مرلہ پر مشتمل ایک گھریلو مسجد تعمیر کی۔ کچھ عرصہ بعد اس میں جمعہ اور جماعت کا اہتمام کر دیا گیا۔ پھر آبادی کی ضرورت کے پیش نظر اس کے قریب ایک دوسری مسجد50مرلہ پر مشتمل تعمیر کی گئی پہلی مسجد میں بچوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیا۔ جب وہ تعلیم وتدریس کے لیے ناکافی ہوئی تو بڑی مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ بنا دیا گیا۔ اب پہلی مسجد فارغ ہے۔ اس کا کیا مصرف ہونا چاہیے، کیا اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کسی دوسری مسجد پر لگائی جا سکتی ہے؟ قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد کی کئی ایک اقسام ہیں۔ ہر قسم کے متعلق شرعی حکم بھی الگ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے۔ جہاں کہیں دوران سفر نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لی جائے۔[1]تمام روئے زمین کو حکمی طور پر مسجد قرار دیا گیا ہے، اس کے وہ احکام نہیں ہیں جو عام مساجد کے ہوتے ہیں، ایک مسجد وہ ہوتی ہے جو گھر کے کسی کونے کو یا زرعی زمین کے کسی خطہ کو سہولت کے پیش نظر مسجد قرار دے لیا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے ایک کونے کو مسجد قرار دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی تھی کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں ایک مرتبہ نماز پڑھیں تاکہ اسے مسجد قرار دیں۔[2]اس قسم کی مساجد کو گھر یا زمین کا مالک جب چاہے ختم کر سکتا ہے اور اسے اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ تیسری قسم ان مساجد کی ہے، جن میں اذان وجماعت اور جمعہ کا اہتمام ہو اور اس کی زمین باقاعدہ وقف ہو۔ صورت مسئولہ میں اسی قسم کی مساجد کا ذکر ہے کہ جب وہ کسی وجہ سے بے آباد ہو جائیں تو ایسی مساجد کے سامان اور جگہ کو کس مصرف میں خرچ کیا جائے، حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق بڑی تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مساجد کو بلاوجہ دوسری جگہ منتقل نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں اگر پہلی مسجد بے آباد ہو جائے یا اس سے وہ مقاصد پورے نہ ہو رہے ہوں جو تعمیر مسجد کے پیش نظر ہوتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مسجد کو دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے، اس صورت میں پہلی مسجد کے ساز وسامان کو دوسری مسجد میں استعمال کیا جا سکتا ہے نیز بے آباد مسجد کی زمین کو فروخت کر کے اس کی قیمت کسی دوسری مسجد میں خرچ کی جا سکتی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کی ایک پرانی مسجد کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا اور پہلی مسجد کی جگہ کھجور منڈی بنا دی تھی۔ کیونکہ پہلے بیت المال محفوظ جگہ پر نہیں تھا، اس کی حفاظت مقصود تھی اور اسے دوسری مسجد کے قبلہ طرف بنایا تاکہ آنے جانے والے نماز اس پر نظر رکھیں۔[3]

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں جب کوئی مسجد بے آباد ہو جائے تو اس کے سامان کو دوسری مسجد میں استعمال کیا جا سکتا ہے، نیز اس کی زمین فروخت کر کے اس کی قیمت بھی دوسری مسجد میں صرف کی جا سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، تیمم: 335۔

[2] صحیح بخاری، الصلوٰۃ: 425۔

[3] مجموع الفتاویٰ، ص: 216-31۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 49

محدث فتویٰ